30

جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش

جماعت کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے اور اس کے مزید فضلوں کو حاصل کرنے کی تلقین

خطبہ جمعہ فرمودہ 5/اگست 2005ء بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن۔ برطانیہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے درج ذیل آیت قرآنی کی تلاوت کی:۔

اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۗ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَ اِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ (الزّمر:8)

پھر فرمایا:۔

اس آیت کا ترجمہ ہے کہ اگر تم انکار کرو تو یقیناً اللہ تم سے مستغنی ہے اور وہ اپنے بندوں کے لئے کفر پسند نہیں کرتا اور اگر تم شکر کرو تو وہ اسے تمہارے لئے پسند کرتا ہے۔ اور کوئی بوجھ اٹھانے والی کسی دوسری کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔ پھر تم سب کو اپنے ربّ کی طرف لوٹنا ہے۔ پس وہ تمہیں ان اعمال سے باخبر کرے گا جو تم کیا کرتے تھے۔ یقیناً وہ سینوں کے رازوں کو خوب جانتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور محض اور محض اس کے فضل کی وجہ سے گزشتہ دنوں اتوار کو U.K. کا جلسہ سالانہ خیریت سے ختم ہوا۔ اور باوجود اس کے کہ نئی جگہ تھی، کھلا میدان تھا، کوئی سہولت میسر نہ تھی، کیونکہ اسلام آباد میں جب جلسہ ہوا کرتا تھا تو کچھ نہ کچھ شیڈ (Shed) اور عمارتیں موجود ہیں اور کچھ حد تک ضروریات پورا کرنے کے لئے وہاں ان عمارتوں اور شیڈوں کو استعمال کیا جاتا تھا لیکن اس نئی جگہ پر جہاں جلسہ کیا گیا تمام انتظامات عارضی تھے ۔کھانا پکانے کا انتظام اسلام آباد میں تھا۔ کھلانے کا انتظام نئی جگہ پر تھا اور دس بارہ میل کا فاصلہ تھا۔ کھانا لے کر جانا، پھر چھوٹی سڑکیں، ٹریفک کی زیادتی، وقت لگتا تھا۔ پھر بعض نئے کام بھی کرنے پڑے۔ اکثر کارکنان اس لحاظ سے ناتجربہ کار تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے سب کی دعاؤں کو سنا اور سب کی پردہ پوشی فرمائی اور یہ جلسہ سالانہ اپنی تمام برکات بکھیرتا ہوا اپنے اختتام کو پہنچا۔ اس پر ہم خدا تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے۔ اور یہ شکر ہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا ذریعہ بنتا ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے تو یہ ایک مومن کو مزید شکر میں بڑھاتی ہے اور اس سے پھر اللہ تعالیٰ کی راہوں کے مزید دروازے کھلتے ہیں۔

غرض کہ یہ مضمون ایسا ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں۔ دنیا کی ظاہری چیزوں کے ساتھ اس کی مثال نہیں دی جا سکتی۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو محدود کیا ہی نہیں جا سکتا۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا کہ شکر کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ اس کے دروازے مزید کھلتے چلے جاتے ہیں۔ پس انسان کا کام ہے کہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے ہوئے اس کا شکر گزار بندہ بنتا چلا جائے کیونکہ یہ انسان ہی ہے جس کو اللہ تعالیٰ کی ضرورت ہے۔ خدا تعالیٰ کو تو انسان کی کوئی ضرورت نہیں۔

اس آیت میں بھی جو مَیں نے تلاوت کی ہے یہی مضمون بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تو غنی ہے، بندے کو اس کی ضرورت ہے اور اس ذات کے بغیر بندے کا گزارہ ہو ہی نہیں سکتا، کوئی چارہ ہی نہیں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو تو بندے کی کوئی ضرورت نہیں۔ وہ تو ربّ العالمین ہے۔ وہ تو سب جہان کا ربّ ہے، سب کا پالنے والا ہے۔ پس اگر محتاج ہے تو بندہ خدا کا محتاج ہے۔ خدا تعالیٰ بندوں کی تعریفوں کا محتاج ہے نہ بندوں کے شکر گزار ہونے کا محتاج ۔ ہاں وہ

اپنے بندوں کی بھلائی کے لئے، بہتری کے لئے، یہ چاہتا ہے کہ وہ ناشکری کرنے والے اور کفر کرنے والے نہ ہوں بلکہ اس کے شکر گزار ہوں۔ اور فرمایا کہ یہ شکر گزاری کے جذبات اور عمل تمہیں خدا تعالیٰ کا قرب دلانے والے ہوں گے۔ اور پھر اسی قرب کی وجہ سے، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی وجہ سے، اللہ تعالیٰ کے مزید فضلوں کے وارث بنو گے۔ اس مضمون کو اللہ تعالیٰ نے یوں بھی بیان فرمایا ہے کہ ﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ﴾ (ابراہیم:8) یعنی اگر تم شکر ادا کرو گے تو مَیں تمہیں ضرور بڑھاؤں گا۔ یقیناً تم میری رضا کو اس شکر کی وجہ سے مزید حاصل کرنے والے ہو گے۔ اس لئے ہمیشہ شکر گزار بندے بنو۔ یہ نہ سمجھو کہ بڑوں کے اعمال کی وجہ سے، بزرگوں کے اعمال کی وجہ سے، ان کی نیکیوں کی وجہ سے، ان کی شکر گزاری کے جذبات کی وجہ سے جو جماعت پر فضلوں کی بارشیں ہوتی رہیں وہ اسی طرح جاری رہیں گی۔ تمہارے بزرگوں نے شکر کر لیا، تمہیں شکر گزاری کی ضرورت نہیں۔ نہیں، بلکہ فرمایا کہ تم میری رضا تب حاصل کر سکو گے جبکہ خود شکر گزار بندے بنو گے اور شکر گزاری کرتے ہوئے، میرے بتائے ہوئے راستوں پر چلتے رہو گے۔ اور یہی شکر گزاری کے جذبات ہیں جو تمہیں اس دنیا میں بھی اور اگلے جہان میں بھی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنائیں گے۔ تمہاری کوئی نیکی ضائع نہیں جائے گی۔ تمہارا شکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنا خدا تعالیٰ کبھی ضائع نہیں کرے گا بشرطیکہ یہ نیک نیتی سے ہو۔ اللہ کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا کیونکہ وہ ہمارے دلوں کے حال کو جانتا ہے۔ ہماری کنہ تک سے واقف ہے۔ وہ سینوں میں چھپی ہوئی باتوں کو جانتا ہے۔ اللہ کرے کہ یہ شکر گزاری کے جذبات اور پاک دل ہو کر اس کے آگے شکر کرتے ہوئے جھکنے کے عمل ہر احمدی سے ظاہر ہو رہے ہوں اور ہر احمدی میں نظر آ رہے ہوں اور ہمیشہ نظر آتے رہیں تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے مزید فضلوں کو سمیٹنے والے ہوں۔ ہمارا تو جو کچھ ہے خدا تعالیٰ کی ذات ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہے۔ اس بات کو احمدی خوب سمجھتے ہیں اور اسی لئے ہمارے سب کام دعا سے شروع ہوتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے ایسے نظارے نظر آتے ہیں کہ حیرانی ہوتی ہے۔ جلسے کے بعد مختلف ملکوں کے احمدیوں نے جلسہ کی کامیابی کی فیکسز بھیجیں۔ خطوط لکھے اور ہر ایک خط میں اور فیکس میں بلا استثناء یہ بات مشترک تھی کہ

اس جلسہ کے کاموں اور پروگراموں میں گزشتہ سال کی نسبت بہتری نظر آتی تھی۔ اس طرح یہاں جلسہ پر جو لوگ شامل ہوئے ان میں سے اکثریت کا یہی اظہار تھا، یہی تاثرات تھے کہ جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب اور برکتوں کو سمیٹنے والا تھا اور شامل ہونے والوں کو برکتیں دینے والا تھا۔ اس کامیابی میں انسانی کوششوں سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے۔ بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے۔ وہی کاموں میں برکت ڈالتا ہے اور ان میں بہتری نظر آتی ہے ورنہ جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہم تو سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ یہ کام بڑا اچھا کر دیا۔ حالانکہ اتنا اچھا نہیں ہوا ہوتا۔ اور بعض دفعہ یہ خیال آتا ہے کہ کام میں فلاں فلاں کمی رہ گئی ہے لیکن اللہ تعالیٰ اس طرح کمی پوری فرماتا ہے کہ پتہ ہی نہیں لگتا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اس کمی کو پورا فرمایا۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا، اس کے آگے جھکتے ہوئے اور دعائیں کرتے ہوئے جب ہم اپنے کام کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فضل فرماتا چلا جاتا ہے۔ اس لئے ہمیشہ شکر ادا کرتے ہوئے اس سے دعائیں کرتے ہوئے ہر احمدی کو اپنے کام کرنے چاہئیں اور یہی ہمیں تعلیم دی گئی ہے۔ جب ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے بنتے ہوئے اپنے کاموں کو سرانجام دینے کی کوشش کرتے ہیں، اس کا فضل مانگتے ہیں، اس کی مدد مانگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ بھی اپنے وعدے کے مطابق کہ اگر تم شکر گزار بندے بنو گے تو مَیں مزید برکت ڈالوں گا، برکتیں نازل فرماتا چلا جاتا ہے۔ اپنے فضلوں اور برکتوں سے ہمیں نوازتا چلا جاتا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ ایک نئی جگہ تھی اس کی وجہ سے فکر تھی کہ بعض کمیاں اور خامیاں رہ جائیں گی لیکن کارکنوں نے اللہ تعالیٰ کا فضل مانگتے ہوئے بڑی محنت سے کام کیا ہے اور یہ بھی شکر کے مضمون کا ہی حصہ ہے کہ جو ذرائع اور وسائل اللہ تعالیٰ نے مہیا فرمائے ہیں، جو جسمانی طاقتیں اور استعدادیں اللہ تعالیٰ نے مہیا فرمائی ہیں ان سے بھرپور کام لو اور پھر معاملہ خدا پر چھوڑ دو۔ یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کو یہ کہا جائے کہ اے اللہ گزشتہ سال تو کام بڑے اچھے ہو گئے تھے ہم تیرا شکر ادا کرتے ہیں کہ تو نے ہماری بڑی مدد فرمائی اس سال بھی ہمارے کام اچھے کر دے لیکن جہاں تک ہمارا سوال ہے ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ اتنی محنت کر سکیں جتنی پہلے کرتے تھے۔ پہلے سے ہی اگر آپ نعمت سے انکاری ہو جائیں تو پھر اللہ تعالیٰ کے شکر کے مضمون کو نہ سمجھنے والی بات

ہوگی۔ شکر یہی ہے کہ اپنی جو محنتیں ہیں، جو جو استعدادیں ہیں ان کو اپنی نااہلیوں کے باوجود بھرپور طور پر بجالایا جائے، ان کے مطابق عمل کیا جائے اور پھر معاملہ خدا پر چھوڑا جائے تو یہ شکر گزاری ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری میں جو تمام استعدادیں ہیں، جسمانی طاقتیں ہیں، وسائل ہیں، ان کو بھرپور طور پر استعمال کرنا بھی ضروری ہے اور ان کو بھرپور طور پر استعمال کرنے سے ہی شکر گزاری کا مضمون ہر ایک پر واضح ہوتا ہے۔ اور یہی مضمون ہمیں اللہ تعالیٰ نے سمجھایا ہے کہ صرف زبان سے یہ کہہ دینا کہ اللہ تعالیٰ ہم تیرے شکر گزار ہیں کافی نہیں بلکہ شکر گزاری یہ ہے کہ پہلے جو اللہ تعالیٰ نے فضل کئے ہیں ان کا ذکر کرو اور آئندہ کے لئے اپنی استعدادوں کو بھرپور طور پر استعمال کرو۔ جو ظاہری وسائل ہیں ان کو استعمال کرو کیونکہ یہ شکر نعمت ہے۔ اور اس شکر نعمت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے مزید فضل کے دروازے کھلتے ہیں اور ان میں ظاہری کاموں کے علاوہ یہ جو مَیں نے بتایا کہ استعدادیں ہیں۔ ظاہری طور پر اپنے ہاتھ سے کام کرنے ہیں، اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق اپنی زندگی گزارنا بھی ہے۔ نیک اعمال بجالانا بھی ہے، دعاؤں پر زور دینا بھی ہے۔ بندوں کے حقوق ادا کرنا بھی ہے۔ ایک دوسرے سے تعاون اور شکر کے جذبات کو بڑھانا بھی ہے۔ اس لئے حدیث میں آتا ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص لوگوں کا شکر گزار نہیں ہوتا، ان کا شکر ادا نہیں کرتا وہ خدا کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔ پس آج احمدی ہی ہیں جو اس مضمون کو سمجھتے ہوئے اپنی زندگیاں گزارنے کی کوشش کرتے ہیں اور یہ نیک اعمال، اور ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی اور ایک دوسرے کے لئے شکرانے کے جذبات سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو بھی سمیٹتے ہیں۔ بحیثیت مجموعی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں ان نیکیوں پر چلنے والے لوگ بہت ہیں۔ اور اسی لئے ہم ہر آن جماعت پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش ہوتے دیکھتے ہیں اور اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ اور یہ شکر کے جذبات ہر موقع پر اور خاص طور پر جلسوں پر پہلے سے بڑھ کر ادا کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی صورت میں ہمیں نظر آتے ہیں۔ پس یہ اصل مضمون ہے جو کبھی کسی احمدی کو بھولنا نہیں چاہئے۔

شکرانے کے ان جذبات کی وجہ سے مَیں تمام کارکنان کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔

کارکنوں کی اکثریت ایسی ہے جو یہاں کے پلے بڑھے بچے اور نوجوان ہیں۔ سب نے بڑی محنت سے رات دن ایک کر کے اپنے فرائض کی ادائیگی کی۔ اور ان ملکوں میں جہاں بچوں اور نوجوانوں کی ترجیحات بالکل اور طرح کی ہیں عجیب وغریب قسم کی مصروفیات ہیں۔ خدا تعالیٰ سے دور لے جانے والی مصروفیات ہیں ایک احمدی بچے اور نوجوان کی ترجیح اللہ تعالیٰ کی خاطر، اس کے حکموں پر چلتے ہوئے، کام کرنا اور نیک اعمال بجالانا ہے۔ یہ لوگ دنیاوی کھیل کود کو پس پشت ڈال کر اللہ تعالیٰ کی خاطر اس کے مہمانوں کی خدمت کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔ نہ رات دیکھتے ہیں، نہ دن بعض کارکنوں کو تو مَیں نے خود دیکھا ہے کہ مختلف وقتوں میں جس طرح انہوں نے یہ تین دن ، رات دن جاگ کر گزارے ہیں۔ کوئی کھیل نہیں ہو رہے، کوئی اور اس قسم کی دلچسپی کی باتیں نہیں ہو رہیں بلکہ بڑی توجہ سے ، بڑی محنت سے ، مہمانوں کی خدمت کر رہے ہیں۔ خاموشی سے مہمانوں کی خدمت کے لئے کمربستہ ہیں۔ پھر یہ تین دن ہی نہیں بلکہ جلسے کے کاموں میں سے بعض تو چند مہینے پہلے شروع ہوتے ہیں لیکن ڈیوٹیاں ہفتہ دس دن پہلے سے شروع ہو جاتی ہیں اور کم از کم ایک ہفتہ بعد تک یہ کام چلتے ہیں۔ لیکن یہ تمام والنٹیئرز جن میں بچے بھی ہیں، نوجوان بھی ہیں، بڑی عمر کے بھی ہیں، اپنی دلچسپیوں اور اپنے کاموں کو قربان کرتے ہوئے یہاں ڈیوٹیوں کے لئے حاضر ہو جاتے ہیں۔ بہر حال ان سب کارکنان کا مَیں شکریہ ادا کر دیتا ہوں۔ اور سب سے بڑی جزا تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔ یہ کارکنان جو اتنی قربانی کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کے لئے آتے ہیں ان سے بھی مَیں کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کو اس خدمت کا موقع اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا۔ آپ کو بھی اس خدمت کی وجہ سے شکر گزار ہونا چاہئے اور شکر کرنا چاہئے۔ یہ محض اور محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ان مہمانوں کی خدمت کی آپ کو توفیق دی اور اپنے خاص فضل سے پردہ پوشی فرمائی کیونکہ بہت سے کاموں میں کمیاں، خامیاں رہ جاتی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کی پردہ پوشی فرمائی اور تمام کام خیریت سے انجام کو پہنچے۔

اس پردہ پوشی کے ضمن میں یہ ذکر کر دوں کہ ایک مہمان کسی دوسرے ملک سے آئے ہوئے

تھے۔ مَیں نے ان سے پوچھا کہ دوسری جگہ جلسہ ہونے کی وجہ سے بعض کمیاں رہ گئی ہوں گی، آپ کو تکلیف ہوئی ہوگی۔ تو ان کا یہ کہنا تھا کہ اس سے اچھا انتظام ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ اس طرح پردہ پوشی فرماتا ہے۔ پس اس بات کو آپ میں مزید بہتری اور شکرگزاری پیدا کرنے کا باعث بننا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے جن انعاموں سے آپ کو نوازا ہے اس کا مزید اظہار ہونا چاہئے۔ اعمال صالحہ بجالانے کی طرف مزید توجہ پیدا ہونی چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ اس شکرگزاری کے عمل کی وجہ سے مزید فضلوں کے راستے آپ کے لئے کھولے۔

اسی طرح جلسہ سننے والوں کو بھی مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کو بھی شکرگزاری کے جذبات سے بھرا ہوا ہونا چاہئے۔ وہ جو یہاں آ کر جلسہ میں شامل ہوئے ان کو اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ اس نے توفیق دی کہ آپ لوگ براہ راست یہاں آ سکے اور جلسہ سن سکے۔ جو دنیا کے مختلف ملکوں میں بیٹھ کر جلسہ سن رہے تھے کئی جگہوں سے معلوم ہوا ہے کہ ایم ٹی اے کے ذریعہ سے ہمیں یوں لگ رہا تھا کہ ہم بھی وہیں موجود ہیں۔ تو بہرحال جو دُور بیٹھ کر جلسہ سنتے رہے ان کو بھی خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کی انتہائی عاجزانہ قربانیوں کو قبول کرتے ہوئے MTA جیسی نعمت سے ہمیں نوازا ہے جس سے دنیا کا ہر احمدی دور بیٹھے ہوئے جلسوں میں شامل ہو جاتا ہے۔ پس تمام جماعت کو جلسوں کو سننے کی وجہ سے جو جلسہ کے چند دنوں میں اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا ہوتی ہوئی محسوس ہوئی ہیں یا بعض نیک اعمال بجالانے کی طرف توجہ ہوئی ہے، اس کی توفیق ملی ہے، جیسا کہ لوگ زبانی اور خطوط میں بھی اظہار کرتے ہیں، اب ہر ایک کا یہ کام ہے کہ شکرانے کے طور پر اور اس شکرگزاری کے اظہار کے طور پر ان پاک تبدیلیوں کو اپنی زندگی کا حصہ بنالیں اور جب آپ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے ان تبدیلیوں میں دوام حاصل کرنے کی کوشش کریں گے اور ان کو مستقل اپنی زندگی کا حصہ بنانے کی کوشش کریں گے تو پھر خدا تعالیٰ کے فضلوں کے مزید دروازے کھلتے چلے جائیں گے۔

پس جہاں مَیں تمام مہمانوں کا ان کے بھرپور تعاون کی وجہ سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ بہت سی باتیں انہوں نے برداشت کیں اور انتظامیہ اور کارکنوں سے تعاون کیا اور انتظامیہ کو کسی

Panic سے یا بعض موقعوں پر شرمندگی سے بچایا اور معمولی سہولتوں کا بھی شکریہ ادا کیا۔ وہاں شامل ہونے والے تمام مہمان خود بھی شکر گزاری کے جذبات سے اپنے اندر، اپنی زندگیوں میں تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں اور ان تبدیلیوں کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنالیں۔

پھر ہم حکومت کے اس محکمہ کے بھی شکر گزار ہیں جنہوں نے ہمیں جلسہ کرنے کے لئے بڑا وسیع میدان جو محفوظ بھی تھا مہیا کیا اور پھر بھر پور تعاون بھی کیا۔ شروع میں بعض سہولتوں کے انکار ہونے کی وجہ سے فکر تھی، مثلاً پانی کی سپلائی تھی، سیوریج وغیرہ کا نظام تھا، اس کے لئے گو متبادل انتظام کر لیا گیا تھا لیکن اس میں بھی بعض قباحتیں نظر آتی تھیں جو جلسہ کی انتظامیہ کے خیال میں تو اہم نہیں تھیں لیکن میرا خیال تھا کہ بعض باتیں پیدا ہو سکتی ہیں۔ بہرحال جن سہولتوں کو مہیا کرنے سے انتظامیہ نے پہلے انکار کیا تھا وہ ایک دن پہلے مہیا کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی جزا دے۔

پھر آرمی کی جگہ ہونے کی وجہ سے مستقل سیکیورٹی کا بھی انتظام انہوں نے رکھا اور پولیس کے ساتھ مل کر اس میں بھی تعاون کیا۔ بہرحال جہاں ہم اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے ہیں وہاں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہی ان لوگوں کا بھی شکر ادا کرتے ہیں جنہوں نے ہمارے کام میں آسانی پیدا کی۔ اس میدان کی جو جگہ تھی جہاں جلسہ ہوا، اس لحاظ سے بھی فکر تھی کہ چھاؤنی کا علاقہ ہے، آرمی کا علاقہ ہے اور 7 رجولائی کے واقعہ کے بعد اس اہم علاقہ میں جلسہ کرنے سے ہمیں کہیں روک نہ دیں، اجازت کینسل نہ کر دیں۔ کیونکہ عموماً معاہدوں میں یہ شق رکھی جاتی ہے کہ مالک کے پاس یہ حق محفوظ ہوتا ہے کہ اگر وہ چاہے تو عین موقع پر اپنی ضرورت کے تحت وہ جگہ دینے سے انکار کر دے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور ان لوگوں کے دل نرم ہی رکھے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزا دے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ آئندہ انتظامات مکمل کر کے جو نئی جگہ ہے وہاں جلسہ منعقد کر سکیں اور اس جلسہ پر اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ایک بہت بڑا فضل جماعت پر فرمایا ہے کہ جیسا کہ اعلان ہو چکا ہے آئندہ جلسہ کے لئے ہمیں ایک بڑی باموقع اور بڑی جگہ بھی میسر فرما رہا ہے۔ اللہ کرے کہ کاغذی کارروائی بھی مکمل ہو جائے اور جماعت جلد اس زمین کا قبضہ بھی لے لے اور کسی قسم کی

روک ٹیچ میں نہ آئے۔اس انعام پر بھی ہم اللہ تعالیٰ کا جتنا شکرادا کریں کم ہے۔

اللہ تعالیٰ کے یہ فضل اور انعام ہیں جو ہمیں مزید اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنے والا بنانے والے ہونے چاہئیں۔جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی اعلان کیا تھا کہ تمام دنیا کے احمدی جو سہولت سے اس نئی زمین کو خریدنے میں حصہ ڈال سکتے ہیں، ڈالیں۔کیونکہ یہ جگہ عملاً تو صرف U.K. والوں کے لئے نہیں ہے بلکہ اس جلسے کی حیثیت چونکہ ایک عالمی جلسہ کی بن چکی ہے اس لحاظ سے پوری دنیا اس کو استعمال کر رہی ہے۔اگر صرف U.K. کا ہی جلسہ ہو اور باہر کے لوگ اس میں شامل نہ ہوں تو U.K. کا جلسہ تو میرے خیال میں اسلام آباد میں ہی کافی ہوسکتا ہے۔بہر حال اس تحریک پر احباب نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور حسب توفیق لے بھی رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان سب وعدہ کنندگان کو ادائیگیاں کرنے کی بھی جلد توفیق عطا فرمائے۔اس لئے ان وعدہ کرنے والوں کے لئے بھی دعا کریں۔اللہ تعالیٰ ان سب کو بھی جزا دے۔مجھے امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ U.K. کی جماعت کے افراد بھی اور دوسرے ملکوں میں سے صاحب حیثیت جلد ہی وعدہ کو پورا کر کے رقم ادا کرنے والے ہوں گے تا کہ جلد قیمت ادا کی جاسکے۔اور یہی چیز ہے جو آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والا اور شکرادا کرنے والا بنائے گی اور اس طرح آپ مزید اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو اپنے اوپر برستا دیکھیں گے۔

اس دفعہ جلسہ پر اللہ کے جو بہت سارے فضل ہوئے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی فضل ہوا، جس کے لئے ہم خدا تعالیٰ کا جتنا بھی شکرادا کریں کم ہے کہ جماعت کے تعارف کے سامان اللہ تعالیٰ نے خود بخود پیدا فرمائے۔بعض میڈیا اور اخباروں نے اس طرح خبروں کی اشاعت کی جس سے نہ صرف جماعت کا تعارف ہوا بلکہ اسلام کا بھی نام روشن ہوا۔اور بعض جگہ یہ جو کہا جا رہا ہے کہ ٹرین بم دھماکوں میں ملوث پاکستانی تھے، پاکستانیوں کا نام لیا جا رہا ہے۔تو اس جلسہ کی وجہ سے بعض جگہ پاکستان کے نام سے بھی دھبہ دھلتا ہوا ہمیں نظر آتا ہے۔یہاں بی بی سی نے اور میڈیا نے مختلف ٹیلیویژن سٹیشنوں نے، اخباروں نے عموماً بڑی اچھی کوریج دی، اور پہلے سے بہتر دی۔اسی طرح امریکہ کے ایک ٹی وی چینل نے لوائے احمدیت لہرانے کی تقریب دکھائی اور

ساتھ یہ خبر نشر کی کہ .U.K میں مسلمان بہت بڑی امن کانفرنس منعقد کر رہے ہیں۔ پھر آسٹریلیا کے سرکاری چینل SBF نے جلسہ سالانہ .U.K کی جھلکیاں نشر کیں۔ کہتے ہیں کہ عموماً اس طرح پہلے کبھی نہیں ہوا۔ اور جو خبر نشر کی اس کا عنوان تھا 'دو مسلم علماء کا اختلاف رائے' ایک احمدیہ مسلم کمیونٹی لندن میں اور دوسرا آسٹریلیا کا۔ اور آسٹریلیا والے کے بارہ میں بتایا کہ وہ شدت پسندی کے حق میں ہیں۔ اس میں بھی لوائے احمدیت لہرانے کی تقریب دکھائی گئی۔ جماعت کا مختصر تعارف کروایا گیا۔ محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں "Love for all hatred for none" کے بارہ میں بتایا گیا کہ یہ جماعت کا ماٹو ہے۔ لندن کے جلسے کے مختلف مناظر دکھا کر بتایا گیا کہ تیس ہزار کے قریب لوگ جمع ہو کر یہ کانفرنس منعقد کر رہے ہیں۔

اسی طرح سپین کے دو ٹیلیویژن چینلز نے خبر دی۔ اور انہوں نے آج تک کبھی ہماری خبر نہیں دی۔ جلسہ کے جھلکیاں دکھائیں، لوائے احمدیت لہراتا ہوا دکھایا گیا۔ اب MTA ہی نہیں بلکہ دنیا کے بہت سارے ممالک میں حکومتوں کے جو ٹیلی ویژن چینلز ہیں ان پر بھی لوائے احمدیت لہراتا ہوا دکھایا جا رہا ہے۔ لوگوں کو ملتے ہوئے دکھایا گیا۔ ایک اور ٹیلی ویژن چینل نے جلسہ کے مناظر دکھاتے ہوئے لندن بم دھماکے کے حوالے سے یہ بتایا کہ دنیا کے سب مسلمان ایک جیسے نہیں ہوتے اور پھر نہ ہی ہر پاکستانی جماعت دہشت گرد ہے۔ یعنی پاکستان پر جو یہ الزام ہے اس کو بھی اس نے دھونے کی کوشش کی۔ آگے لکھتے ہیں کہ یہ جماعت احمدیہ ہے جو لندن میں دنیا کے ممالک سے تیس ہزار کی تعداد میں جمع ہے اور جو انہوں نے Observation دی ہے اس کے نیچے بیان کرتے ہیں کہ دیکھیں کتنا پیارا ماحول ہے۔ تو دیکھیں آج کی دنیا کو بھی نظر آ رہا ہے کہ اسلام کی صحیح علمبردار اگر کوئی جماعت ہے تو یہی جماعت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کی جماعت ہے، جو اسلام کا صحیح نام دنیا میں پھیلانے والی جماعت ہے۔ پاکستان میں حکومت ہمیں غیر مسلم کہتی ہے اور دنیا ہمیں پاکستان کے سفیر کے نام سے پکار رہی ہے۔

ابھی جب میں جمعہ کے لئے آ رہا تھا تو خبر آئی کہ پاکستان میں دشمنی کا یہ حال ہے کہ ربوہ

میں ہمارے جو دو پریس ہیں نصرت آرٹ پریس اور ضیاء الاسلام پریس، پولیس ان کو سیل کرنے کے لئے آئی ہوئی تھی اور شاید الفضل کو بھی بند کر دیں۔ ایک طرف تو دنیا یہ سمجھتی ہے کہ جماعت احمدیہ اسلام کا صحیح نقشہ پیش کر رہی ہے۔ دوسری طرف یہ لوگ جو اسلام کے ٹھیکیدار بنے ہوئے ہیں، روکیں ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ چاہے جتنی مرضی روکیں ڈال لیں ہم تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو اپنے اوپر بارش کے قطروں کی طرح نازل ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ یہ ایک دو پریس بند کرنے سے جماعت احمدیہ کی ترقیات کو تو نہیں روک سکتے۔ ہاں یہ خطرہ ضرور ہے کہ کہیں وہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ اور اس کے عذاب کے نیچے نہ آ جائیں۔

اصل میں ہم تو اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والے ہیں، اس کے پیارے نبی ﷺ پر مکمل اور کامل ایمان لانے والے ہیں، آپؐ پر اتری ہوئی شریعت پر عمل کرنے والے ہیں۔ اور آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کی جماعت میں شامل لوگ کسی ایک ملک کے سفیر نہیں ہیں، پاکستان کے سفیر ہونے یا کسی خاص ملک کا سفیر ہونے کا سوال نہیں ہے بلکہ ہم اسلام کے سفیر ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی اس تعلیم کے سفیر ہیں جو آنحضرت ﷺ پر نازل ہوئی اور اس تعلیم کے سفیر ہیں جو محبتیں بکھیرنے والی ہے نہ کہ نفرت پھیلانے والی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں شکر کے جذبات سے لبریز رکھتے ہوئے ہمیشہ اس تعلیم پر عمل کرنے اور اعمال صالحہ بجالانے کی توفیق دیتا چلا جائے۔ ہم ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو اپنے اوپر نازل ہوتا دیکھتے رہیں۔ اور پھر اس کے ان فضلوں کو دیکھتے ہوئے اس کے آگے جھکتے ہوئے سجدات شکر بجالانے والے ہوں۔

جس دن اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ذکر ہو رہا تھا یعنی جلسہ کے دوسرے دن، اس دن اللہ تعالیٰ نے بارش بھیج کر یہ بتایا تھا کہ جس طرح تم اس بارش کے قطرے نہیں گن سکتے اور یہ جو جھڑی لگی ہوئی ہے اس کے قطروں کو نہیں گن سکتے اسی طرح میرے پیارے مسیح کی جماعت پر میرے افضال کی جو بارش ہو رہی ہے اس کو بھی تم گن نہیں سکتے۔ پس تمہارا کام ہے کہ ان فضلوں کی بارش کے ساتھ اپنے دلوں کو مزید شکر گزاری کے جذبات سے لبریز کرتے چلے جاؤ، اپنے آپ کو مزید شکر گزار بندہ بناتے چلے جاؤ۔

عموماً تیز بارش میں MTA کا رابطہ بھی متأثر ہوتا ہے لیکن جب میری تقریر کے دوران تیز بارش ہوئی ہے تو رابطہ تقریباً مسلسل قائم رہا ہے اور شاید ایک آدھ منٹ کے علاوہ جو میری تقریر سے پہلے ہو چکا تھا اور کوئی ایسی خاص روک نہیں آئی۔ اس بارش کی وجہ سے جو لندن میں بھی ہو رہی تھی انتظامیہ کو بڑی فکر ہو رہی تھی کیونکہ بعض دفعہ Link نہیں رہتا۔ بلکہ جس کمپنی کے ذریعہ سے جلسہ گاہ سے آگے سگنل بھجوانے کا کام تھا اس کے جو نمائندے وہاں موجود تھے، انگریز تھے، اس نے کہا کہ ایسی بارش میں عموماً رابطے متأثر ہوتے ہیں، اس طرح Link نہیں رہتا لیکن لگتا ہے تمہارا خدا سے کوئی خاص تعلق ہے جو اس کام کو سنبھالے ہوئے ہے۔ تو یقیناً اس نے سچ کہا ہے۔ ہمارے کام تو ہمارا خدا ہی کرتا ہے اور پھر ہماری عاجزانہ کوششوں سے بے انتہا پھل ہمیں عطا فرماتا ہے۔

پھر پولیس اور آرمی کے افسران جیسا کہ مَیں نے ذکر کیا ہے انہوں نے بہت تعاون کیا ہے۔ وہ بھی بڑے خوش ہیں اور حیران ہیں کہ وہ ان حالات کی وجہ سے جو آج کل تھے۔ ان کا جس طرح خیال تھا، پریشانی بھی تھی ان کو کہ پتہ نہیں کس قسم کی مشکل ڈیوٹی ہوگی جو ہمیں دینی پڑے گی۔ وہ لوگ بھی بڑے حیران تھے کہ یہ تو سارے کام خود ہی کر رہے ہیں اور اتنے پُرامن ہیں اور محبت بکھیرنے والے ہیں، ہم تو سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔ بلکہ بعض نے تو یہ اظہار کیا کہ آئندہ سال کے لئے ہماری ابھی سے اپنے ساتھ ڈیوٹی لگوا لو۔ کہتے ہیں کہ ایسی آسانی ڈیوٹی تو ہم نے زندگی بھر کبھی نہیں کی۔

پس یہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل ہیں جو ہمیں نظر آ رہے ہیں۔ اس شکر کے مضمون کو سمجھتے ہوئے ہر احمدی کو چاہئے کہ شکر گزار بندہ بنا رہے اور اعمال صالحہ بجا لاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والوں میں شامل رہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور ہم اس شکر گزاری کے نتیجہ میں پہلے سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے ہوں۔ اللہ کرے۔ آمین۔